سوال

مدقۃالفطر 40) حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

کیا صدقۃالفطر نماز عید سے کچھ ایام پہلے نکالا جا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

مد!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ فطر عید کی نماز سے پہلے نکالنے کا حکم دیا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکاۃ الفطر صاعا من تمر أو صاعا من شعیر علی العبد والحر والذکر والأنثی والصغیر والکبیر من المسلمین وأمر بہا أن تؤدی قبل خروج الناس إلی الصلاۃ"

(بخاری، کتاب الزکوۃ (1503) مسلم، کتاب الزکاۃ (984) بحوالہ مشکوۃ المصابیح (1815)

نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مسلمانوں کے غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے اور بڑے پر فرض کیا ہے اور لوگوں کو نماز عید کی طرف نکلنے سے پہلے اس کی ادائیگی کا حکم فرمایا۔"

معلوم ہوا کہ صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے نکالنا چاہیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام عید سے ایک یا دو دن پہلے صدقہ فطر نکال دیتے تھے۔ صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک میں ہے:

بعطُونَ قَبلَ الفِطرِ بِیَومٍ أَو یَومَینِ"

م رضی اللہ عنھم عید فطر سے ایک یا دو دن پہلے صدقہ فطر دے دیتے تھے۔"

نافع سے روایت ہے کہ:

"أن ابن عمر کان یبعث زکاۃ الفطر إلی الذي تجمع عنده قبل الفطر بیومین أو ثلاثۃ" (الموطا للمالک فتح الباری 3/376)

بن عمر رضی اللہ عنہ عید الفطر سے دو یا تین دن پہلے صدقہ فطر اس آدمی طرف بھیج دیتے تھے جو صدقہ جمع کرتا تھا۔"

یں(231) حد ہے۔

فظ ابن حجر لکھتے ہیں:

"ویدل علی ذلک أیضا ما أخرجه البخاري في الوکالۃ وغیرھا عن أبي ھریرۃ، قال: وکلني رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکاۃ رمضان الحدیث. وفیه أنه أمسک الشیطان ثلاث لیال، وھو یأخذ من التمر، فدل علی أنھم کانوا یعجلونھا" (فتح الباری 3/376'377)

سے دو تین دن پہلے صدقہ فطر نکالنے پر وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جسے امام بخاری نے کتاب الوکالہ وغیرھا میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۃ فطر کی حفاظت پر مامور فرمایا۔" الحدیث۔

اس حدیث میں ہے کہ انہوں نے تین راتیں شیطان کو کھجوریں چوری کرتے ہوئے پکڑلیا۔ اس حدیث میں اس بات پر دلالت ہے کہ صحابہ کرام صدقہ فطر نکالنے میں جلدی کرتے تھے۔ لہذا نماز عید سے دو تین دن پہلے صدقہ فطر ادا کرنا صحیح ودرست ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد3۔کتاب العیدین-صفحہ180

محدث فتویٰ